

# زمانہ قدیم میں کشمیر کے مذاہب

عامر جہانگیر\*

## Abstract

*Religions have importance in all over the world. This research article entitled "Ancient time and religions of Kashmir" is an effort to look into the growth of different religions in Kashmir. It is an attempt to explore the influence of different religions on Kashmir in ancient time. History reveals that in ancient time Kashmir was one of the most important centre of different religions like; Nagism, Hinduism, Budhism, Shivism, Rashiism, Islam, and Sikhism with their practices. Kashmir was the land of peace and harmony in ancient times, which accepted the different religions with open hearts. This research based on information obtained from secondary sources.*

*Key words: Ancient time, Kashmir and Religions*

## خلاصہ

مذاہب کشمیر کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ زمانہ قدیم میں کشمیر ناگ مت، ہندومت، بدھ مت، شیو مت، رشی مت، اسلام اور سکھ مت جیسے مذاہب کا گہوارہ رہا ہے۔ موجودہ ریاست جموں کشمیر چار حصوں یعنی آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، اکسائی چین اور بھارتی مقبوضہ کشمیر میں منقسم ہے اور اس میں اسلام، بدھ مت اور ہندومت کے پیرو کار موجود ہیں۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر کے حصوں لداخ میں 50 فی صد بدھ مت، 47 فی صد اسلام

---

\* لیکچر کشمیر سٹیڈیز، شعبہ بین الاقوامی تعلقات، ویمن یونیورسٹی آزاد جموں و کشمیر، باغ۔

اور 3 فی صد دیگر مذاہب کے پیروکار ہیں، جموں میں 66 فی صد ہندومت، 30 فی صد اسلام اور 4 فی صد سکھ مت و دیگر مذاہب کے پیروکار ہیں، وادی میں 95 فی صد اسلام، 4 فی صد بدھ مت اور 1 فی صد دیگر مذاہب کے پیروکار ہیں۔ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں 99 فی صد اسلام اور 1 فی صد دیگر تمام مذاہب کے پیروکار ہیں۔ یہ بات کہنے میں تو کوئی امر مانع نہیں ہے کہ موجودہ ریاست جموں کشمیر میں مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

دنیا کی تاریخ میں مختلف ادوار میں لوگ اپنے رہنے سہنے کے طریقے، ایمان اور یقین کا ایک راستہ اپناتے تھے جو بعد ازاں مذہب کا روپ دھار لیتا تھا۔ کیونکہ مذہب ہی وہ چیز ہے جو انسان کو زندہ رہنے کے لیے اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اچھائی اور برائی، نیکی اور بدی، حلال اور حرام میں تمیز سکھاتا ہے۔ بنی نو انسان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اپنی تخلیق کا مقصد جان سکے، اپنے مقام کو پہچان سکے، اپنے مقام کا تعین کر سکے اور ظاہری دنیا سے پردے کے بعد اپنا رتبہ بلند کرنے کے لیے مذہب کے بنیادی عناصر کو پہچان سکے۔ قرآن پاک میں اللہ کریم کا فرمان ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جنم کی آگ کے عذاب سے بچا۔<sup>۱</sup>

مذہب انسانی شعور کے لیے کار آمد ثابت ہوتا ہے تاکہ انسان کو اس حوالے سے علم ہو سکے کہ کائنات میں اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے۔ مذہب ایک احساس کا نام ہے جو کسی مقدس بالاتر اور ان دیکھی ذات کا وجود دل و دماغ میں پیدا کرتا ہے۔ مذہب ایک ازلی اور ابدی حقیقت کو تسلیم کرنے کا نام ہے جس کا تعلق انسانی زندگی کے ساتھ گہرا ہوتا ہے۔ مذہب اس جستجو کا نام ہے جو انسانی زندگی کے حقیقی مقاصد اور بنیادی اصولوں کے ادراک کے لیے کی جاتی ہے۔ مذہب بنیادی طور پر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راستہ، طریقہ، اعتقاد یا چلنے کی جگہ ہیں۔ ہندی میں مذہب کو دھرم اور انگریزی میں ریلیجن (Religion) کہا جاتا ہے۔ مذہب کے حوالے سے ارتقائی اور الحامی نظریات کو اہمیت حاصل ہے۔ بقول ساحر بخاری مذہب انسانی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے، مذہب تقویٰ

اور پرہیز گاری کا درس دیتا ہے۔ ۲

مغربی مفکرین کے مطابق ارتقائی نظریہ سے مراد مذہب بتدریج مختلف منازل طے کرتے ہوئے تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ مظاہر پرستی سے پہلے کا دور، مظاہر پرستی کا دور، جانوروں کو مقدس جاننے کا عقیدہ اور ان کی پوجا کرنا۔ آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کرنا، فرضی دیوتاؤں کی پوجا کرنا اور بت پرستی کا عمل کرنا یہ سب مذہب کے ارتقائی نظریہ کے مختلف مراحل ہیں۔ ارتقائی نظریے کے حوالہ سے لیاقت علی عظیم نے یوں لکھا ہے کہ 'ابتدا میں ضروریات زندگی نے اس بات کو جنم دیا ہے کہ لوگ سورج، چاند، ستارے، بارش، پھلدار درختوں کے فوائد کو دیکھ کر ان کی پوجا شروع کر دیتے تھے۔ ۳

ارتقائی نظریہ کی روح سے انسان جنم لیتے ہی مذہب کے تصور سے نا آشنا ہوتا ہے۔ اور مذہب کی ابتدا مظاہر پرستی سے ہوتی ہے۔ اللہ نے ہر قوم کے لیے نبی بھیجے۔ تاکہ جسمانی ضروریات کو بھی پورا کیا جاسکے۔ تمام انبیاء نے توحید اور عبادت الہی کا درس دیا یعنی ابتدا میں ہی انسانی مذہب میں توحید کا درس تھا۔ جبکہ الہامی نظریہ کے مطابق مذہب ارتقا کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور وحی کے ذریعے احکامات نازل کیے گویا کہ انسان پہلے سے ہی توحید پرست تھا۔ ساحر بخاری کا کہنا ہے کہ 'وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب نسل آدم روئے زمین پر پھیلتی چلی گئی تو بعض لوگ گمراہ ہو کر بے دین اور بت پرست ہوتے چلے گئے۔ ۳

یعنی ابتدا میں انسان توحید پرست تھا اور بعد میں گمراہ ہوا اور بت پرستی اور دیگر مظاہر کی پرستش میں مبتلا ہوا۔ مذہب اور تہذیب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جہاں بھی انسانی زندگی میں سلیقہ، حسن و زیبائش نظر آتے ہی وہاں مذہب کا چرچا ضرور ہوتا ہے ہر مذہب تہذیبی ثقافتوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں تہذیب، ثقافت، تمدن اور کلچر سب یہ تمدن کی چھاپ نظر آتی ہے۔ مذہب انسان کی اولین اور اہم ترین ضرورت ہے اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ انسانی تاریخ میں کوئی معاشرہ تہذیب یا قوم ایسی نہیں ہے کہ جو مذہب سے بالآخر ہو۔ ساحر بخاری کے مطابق پلوٹارک نے لکھا ہے کہ کسی

انسان نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس میں مذہب نہ ہو۔<sup>۵</sup>  
 دنیا میں ہر قوم، نسل، یا طبقہ کوئی نہ کوئی مذہب رکھتا ہے۔ عالم و جاہل، شریف و  
 بدمعاش، شاہ و گدا، افریقہ کا وحشی اور یورپ کا تعلیم یافتہ فرد اس لحاظ سے برابر ہیں کہ ان  
 کا کوئی نہ کوئی مذہب ہے۔ کشمیر عرصہ دراز سے اتحاد، محبت اور بھائی چارے کے سبب نہ  
 ختم ہونے والی ثقافت کی عملی مثال ہے۔ کشمیر جس طرح دنیا میں اپنی خوبصورتی کی وجہ سے  
 مشہور ہے اسی طرح کشمیری قوم بھی اپنی خصوصیات کی وجہ سے منفرد ہے۔ جنگ کا میدان  
 ہو یا امن کا زمانہ، علم و فن کا میدان ہو یا سیاست کا اس سر زمین کے باشندوں نے اپنی  
 عظمت کے پرچم کو ہمیشہ بلند کیے رکھا اور عالمگیر شہرت پائی۔ کشمیر کی روح پرور فضا اتنی سحر  
 انگیز و دل فریب ہے کہ غلام احمد مہجور پکار اٹھا۔

ندی	اندی	سفید	نگر
دیار	سنگ	مرمر	
منز	باگ	سبز	گوہر
گلشن	وطن	چھ	سونوی ۶

(یعنی میرا وطن بہت خوبصورت ہے اس کی ہر پالی اس کی خوبصورتی کا باعث ہے)

پنڈت جواہر لال نہرو کشمیر کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر یہاں تک کہہ گیا

کہ "kashmir haunted me"<sup>۶</sup>

کشمیر کی خوبصورتی کی تعریف ہر کسی نے اپنے اپنے الفاظ میں کی چاہے وہ شاعر ہو،  
 دانشور ہو، یا پھر سیاست دان جہاں کشمیر خوبصورتی کی بدولت مشہور ہوا وہاں یہ بات بھی  
 قابل ذکر ہے کہ پانچ ہزار سال پر محیط تاریخ کشمیر اپنے اندر مختلف ادوار کے ساتھ ساتھ  
 مختلف مذاہب کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ پروفیسر محمد رفیق بھٹی کے مطابق 'تاریخ مذاہب کا  
 بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کشمیر دنیا کے تمام بڑے مذاہب کے  
 پیروکاروں کی آماجگاہ ہے۔ یہاں کے رہنے والوں نے ہر نئی مذہبی تحریک پر کشادہ دلی  
 اور خندہ پیشانی سے لبیک کہا'۔<sup>۸</sup> الطاف پرواز اس حوالہ سے یوں رقمطراز ہیں کہ کشمیر زمانہ

قدیم سے ہی علم و فضل کا گہوارہ تھا۔ لوگ حصول علم کے لیے آتے اور آ کر آباد ہو جاتے تھے۔<sup>۹</sup>

کشمیر کو علم و فضل کا گہوارہ ہونے کا اعزاز زمانہ قدیم سے ہی حاصل ہے۔ باشندگان کشمیر کو تہذیب و تمدن کے ابتدائی مراحل کی تکمیل اور اس خطہ کی سرگزشت کے نقوش فراہم کرنے کے لیے ہزاروں برس کا سفر طے کرنا پڑا۔ محققین آج بھی سر زمین کشمیر کے گم گشتہ رازوں اور پر اسرار واقعات کی حقیقت کو آشکار کرنے کی جستجو میں مصروف عمل ہیں۔ تحقیق کے مطابق کشمیر میں کئی مذاہب آئے اور تصوف کے کئی دبستان کھلے جن میں ناگ مت، ہندو مت، بدھ مت، شیو مت، رشی مت اسلام اور سکھ مت قابل ذکر ہیں۔

محمد دین فوق نے کشمیر کے ابتدائی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ زمانہ قدیم میں کشمیر کوٹ راج کے مطابق چلتا رہا اور ابتدائی آباد کاروں میں چندرا دیو اور دریا دیو ہیں اور کوٹ راج میں ابتدائی سرداروں میں بھالو پرتاب، دسنہ نندن اور سورج ورما قابل ذکر ہیں۔ کشمیر میں 3180 ق م میں وائی جموں پورن کرن کے پوتے دیا کرن نے شخصی حکومت کی بنیاد رکھی۔<sup>۱۰</sup>

کشمیر کے ابتدائی آباد کار ناگ مت کے پیروکار تھے جو مظاہر فطرت کی عبادت کی تلقین کرتے تھے۔ ناگا کے جد امجد کا نام نیل ناگ تھا اور ان کی مذہبی کتاب کا نام نیلہ مت پوران تھا۔ جگ موہن اس حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں ناگ یا ناگا کشمیر کا قدیم ترین قبیلہ تھا۔ کچھ دوسرے قبائل جن میں کھش، ڈار، بھٹ، ڈوگر، پشادا اور تانترے وغیرہ شامل ہیں یہ بعد میں ظاہر ہوئے۔<sup>۱۱</sup> ہندو مت جو کہ تشدد اور معاشرتی تفریق کا نمونہ ہے ساحر بخاری نیجون کلاک کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندو مت کا کوئی بانی نہیں جس نے ان کو پیغام دیا ہے۔<sup>۱۲</sup>

ہندو مت کی تاریخ کے حوالے سے پنڈت جواہر لعل نہرو نے کچھ اس طرح وضاحت کی ہے اہل چین، یونان اور اہل عرب کے برعکس ہندوستان کے لوگ مورخ نہیں تھے۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے اور اس نے یہ دشواری پیدا کر دی ہے کہ ہم گزشتہ واقعات کا زمانہ اور

تاریخ نہیں مقرر کر سکتے ہیں اور یہ واقعات آپس میں بھی متضاد ہیں۔ ہمارے پاس ایک کتاب ایسی ہے جسکو ہم تاریخی کتاب کہہ سکتے ہیں اور وہ ہے 'کشیر کی تاریخ' جو ہمیں ہندومت سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ ۱۳

ہندومت میں ذات پات کے نظام نے ایک اودھم مچا رکھا تھا اور برہمنوں سے لوگ ناخوش تھے ان حالات میں تبت کے راستے کشیر میں داخل ہونے والے مذہب بدھ مت کو کشیر میں اس حد تک عروج حاصل ہوا کہ بدھ مت کو بطور سرکاری مذہب قرار پایا۔ بدھ مت مذہب کم اور پیچیدہ فلسفہ زیادہ ہے۔ پی۔ این۔ کے بازمی اس حوالے سے لکھتے ہیں 'گوتم بدھ نے جانشین نندانے اپنی وفات کے وقت رشی مدھانیتکا کو طلب کرتے ہوئے گوتم بدھ کی یہ پیش گوئی بتائی کہ بدھ دھرم کا اصل ارتقا ارض کشیر میں ہو گا۔ ۱۴

اسی پیش گوئی کو پورا کرنے کے لیے رشی مدھانیتکا نے کشیر آ کر بدھ مت کی تبلیغ کی اور بدھ مت کو 12 صدیوں تک کشیر میں عروج حاصل رہا جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ بدھ مت کے بعد کشیر میں شیو مت نے جنم لیا۔ اس حوالے سے سلیم خان گمی یوں رقمطراز ہیں 'کشیر میں اسلام کی اشاعت سے پہلے انتشار کی کیفیت برپا تھی۔ بدھ مت اور ہندومت کے افکار و تصورات باہم دست و گریبان تھے اس کشکش نے شیو مت کو جنم دیا۔ ۱۵ شیو مت کے بعد رشی مت کا دور رہا۔ اسلامی مورخین کے مطابق رشی مت کشیر میں اسلامی اور غیر اسلامی، مذہبی اور معاشرتی عوامل کے باہمی ربط و ضبط کا نتیجہ ہے۔ رشی مت کو کشیر کا مقامی تصوف بھی کہا جاتا ہے۔ پروفیسر عبدالواحد قریشی نے اس حوالے سے کچھ اس طرح لکھا ہے 'سید علی ہمدانی کے ہمراہ آنے والے سادات نے اسلام کی تبلیغ کی اور اسی دوران خود کشیر میں بھی مبلغ اسلام پیدا ہوئے۔ ۱۶

کشیر کی حدود میں داخل ہونے والا پہلا مسلمان حمیم بن سامہ تھا جو حمیم شامی کے نام سے مشہور ہوا۔ ڈاکٹر ایس ایم ناز کے مطابق 'حمیم بن سامہ راجہ داہر کے بیٹے جے سیا کو لے کر 712ء میں کشیر کے راجہ کے پاس کلر کھار پہنچا جو کشیر کا حصہ تھا۔ ۱۷

کشیر میں لوہارا خاندان کا آخری حکمران ہرش دیو بت پرستی کا بہت مخالف تھا

اور پنڈت کلہن کے مطابق مختلف منادر توڑوا کر انکی دولت ملکی اخراجات کے لیے استعمال کرتا رہا۔ اس نے اپنی فوج میں ترک مسلمانوں کو بھرتی کیا اور ترک مسلمان آفیسران کے ہمراہ امام، درویش اور مولوی تشریف لائے اور اس طرح مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ مارکو پولو اس حوالہ سے لکھتا ہے 'کشمیر میں مسلمانوں کی ایک باقاعدہ آبادی تھی وادی کے لوگ گوشت کھانا چاہتے تو وہاں کے لوگ ان کے لیے جانور ذبح کر دیتے تھے۔' ۱۸

ہندو بادشاہ سہدیو کے بعد رچن شاہ کشمیر میں بادشاہ بنا جو بدھ مت کا پیروکار تھا۔ اس نے عبدالرحمان بلبل شاہ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور سلطان صدرالدین کے لقب سے حکومت کی یوں سر زمین کشمیر میں پہلی اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کی وفات کے بعد ہندو بادشاہ حکمران بنے اور 1339ء میں شاہ میر کشمیر کا تخت سنبھالتے ہوئے سلطان شمس الدین کا لقب اختیار کیا۔ صابر آفاقی کے مطابق 14ویں صدی کے آغاز میں ہر چیز ہندو مت کے زوال کی نشاندہی کر رہی تھی۔ ۱۹

کشمیر میں اسلام کے ظہور اور اشاعت کے حوالے سے پنڈت پریم ناتھ بزاز نے لکھا ہے 'کشمیر میں اسلام کا ظہور ایک رحمت بن کر آیا اور سیاسی، ذہنی اور روحانی طور پر ایک انقلاب برپا ہو گیا جس نے پستی میں گرے ہوئے کشمیری عوام کے ذہنوں کو بدل کر رکھ دیا۔ زندگی کے ساتھ ساتھ ان کا رویہ ہی بدل کر رہ گیا اور خود کو دوبارہ انسانوں میں شمار کرنے لگے۔ اگر چودھویں صدی میں کشمیریوں نے اسلام قبول نہ کیا ہوتا تو نامعلوم ان کا کیا حشر ہوتا۔ مسلم حکمرانی کا آغاز کشمیر کے لیے نہایت مبارک اور حوصلہ افزا ثابت ہوا۔' ۲۰

1819ء تک کشمیر پر مسلم حکومت رہی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر پر قبضہ کیا اور اس کے بعد کچھ سکھ جموں کشمیر میں آ کر آباد ہوئے۔ سکھ مت اصل میں ہندو مت کی اصلاحی تحریک تھی جو بعد میں مذہب کا درجہ اختیار کر گئی۔

## حوالہ جات

- ۱- القرآن، البقرہ، آیت نمبر ۲۰۱
- ۲- بخاری، ساحر، ۲۰۰۴ء، تقابل ادیان، عبداللہ برادرز لاہور، ص ۱۱
- ۳- عظیم، لیاقت علی، ندایک کا تقابلی مطالعہ، فاروق سنز پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۰، ص ۲۱
- ۴- بخاری، ساحر، تقابل ادیان، عبداللہ برادرز لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۱۱
- ۵- بخاری، ساحر، تقابل ادیان، عبداللہ برادرز لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۱۱
- ۶- بخاری، محمد یوسف، کشمیری زبان و ادب کی مختصر تاریخ، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۳ء، ص ۹۸
7. Singh, Raghbir, 1983, *Kashmir Garden of Himaliyas, Time and Handson Britain*, p. 7.
- ۸- بھٹی، محمد رفیق، ندایک کشمیر، میر پور پبلشرز، ۱۹۹۵ء، ص ۱۵
- ۹- پرویز، الطاف، آزادی کشمیر، راولپنڈی، زمیندار بک ڈپو، ۱۹۸۲ء، ص ۵۵
- ۱۰- فوق، محمد دین، مکمل تاریخ کشمیر، لاہور، مشتاق بک کارز، ۲۰۰۷ء، ص ۵۳
- Mohin, Jag, 2006, *My Frozen Terbulence in Kashmir*, Allaid Publishers, pp. 53 11.
- ۱۲- بخاری، ساحر، تقابل ادیان، عبداللہ برادرز لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۵۳
- Nehru, JewarLal, 1951, *Discovery of India*, Jaiko Publishing House, P:653 13.
14. Bamzai, P.N.K, 1996, *Cultural and Political History of Kashmir*, vol. I, Gulshan Publishers, P:7
- ۱۵- گگی، سلیم خاں، کشمیر ادب و ثقافت، یونیورسل بکس لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۴۱
- ۱۶- قریشی، عبدالواحد، تاریخ میر پور کا اہم دور، یونس پرنٹرز، پبلشرز، ۲۰۰۵ء، ص ۵۸
- ۱۷- ناز، ایس۔ ایم، تصویر کشمیر، مقبول اکیڈمی، لاہور پبلشرز، ۲۰۰۷ء، ص ۲۳۸
18. *The Travel of Marco Polo*, 1964, the penguin England, P:48
- ۱۹- آفاقی، صابر، تاریخ کشمیر اسلامی عہد میں، سنگ میل پبلشرز لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۳۳
- ۲۰- بزاز، پریم ناتھ، تاریخ جدوجہد آزادی کشمیر، ویری ناگ پبلشرز، میر پور، ۱۹۹۳ء، ص ۵۰